Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۳ہش ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۰۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

ابھی گرمی کے اثر کی وجہ سے سر میں درد اور چکروں کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۹ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سردرد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۹ ہجرت۔ محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب علاج کے سلسلہ میں کل ربوہ سے بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ احبابِ جماعت دردو الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو ہر طرح اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آپ صحتیاب ہو کر بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کا پچھلے دنوں سول ہسپتال سرگودہا میں آنکھ کا آپریشن ہوا تھا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہسپتال میں کچھ عرصہ زیرِ علاج رہنے کے بعد اب آپ سرگودہا سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ ابھی کمزوری باقی ہے۔ احبابِ جماعت سے آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میرے والد محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی کی طبیعت جوڑوں کی درد اور کمزوری کے باعث ناساز رہتی ہے۔ اب کافی دنوں سے گلے میں سوزش کی وجہ سے طبیعت کافی بے چین ہے۔ احباب سے انکی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منصور احمد۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

---

۲۷ مئی ——— یومِ خلافت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیّت کے ماتحت جماعتِ احمدیہ میں سلسلہ خلافت جاری فرمایا۔ خلافت ایک نعمتِ الٰہی ہے اس کی برکات کو جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا حسبِ سابق امسال بھی تمام احمدی جماعتیں نہایت اہتمام کے ساتھ یومِ خلافت کے موقع پر جلسے منعقد کریں اور خلافت کی اہمیّت اور اس کی برکات کو موثر رنگ میں واضح کریں۔

جلسوں کی رپورٹیں جلد سے جلد نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ریاء چوہے کے مانند اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے

خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے

"مومن ایک لاپروا انسان ہوتا ہے اُسے صرف خدا تعالیٰ کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے اور اسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدِّنظر رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اس کا معاملہ خدا سے ہے تو پھر اُسے کسی کے ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے تو ریاء اور عُجب وغیرہ معاصی میں مُبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے اور کلمہ لا الٰہ الّا اللہ کے اوّل جُزو لا الٰہ میں اس کی بھی نفی ہے کیونکہ جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی بجاآوری سے قاصر رہتا ہے تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے تبھی تو قاصر رہتا ہے۔ اِس لئے لا الٰہ کہتے وقت اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کرتا ہے...

ریاء وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کھاتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے جس قدر انانیّت اور بڑائی کا خیال اس کے اندر ہو گا خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو، خواہ ریاست کے لحاظ سے، خواہ مال کے لحاظ سے، خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے تو اسی قدر پیچھے رہ جاوے گا اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سادات میں سے اولیاء کم ہوئے ہیں کیونکہ خاندانی تکبّر کا خیال ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔

اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں بہت ہی کم ہیں جو اِن سے نجات پاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۲، ۱۱۳)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۳ ہش

حصولِ کامیابی کی قرآنی راہ

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ یہ کائنات اُسی کے ارادہ و مشیّت اور صفتِ خالقیت کے تحت ایک محکم و ابلغ نظام میں بندھی ہوئی ہے۔ اس نظام کی بنیاد اندازہ و حساب اور اسباب و علل کے بعض غیر مبدل قوانین پر ہے۔ اِسی طرح دنیا میں ہر کام کی انجام دہی کے لئے بھی اُس نے اسباب و علل کا سلسلہ اور ایک خاص طریقہ مقرر کیا ہوا ہے۔ اُس سلسلہ اسباب کو نظر انداز کر کے اور اُس طریقہ کو چھوڑ کر کسی بھی کام کی خاطر خواہ انجام دہی ممکن نہیں ہوتی۔ ہر انسان کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ طریق کو اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جو لوگ اُس طریق کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور جو ایسا نہیں کرتے اُن کا کامیابی سے ہمکنار ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ اِس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے ایک مختصر سی آیت میں نہایت ہی لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ (البقرہ آیت ۱۹۰)

ترجمہ:۔ اور تم گھروں میں اُن کے دروازوں سے داخل ہوا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ہر چند کہ اس آیۂ کریمہ میں گھروں میں ہمیشہ ان کے دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا گیا ہے لیکن لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ کا قرینہ بتا رہا ہے کہ یہ حکم صرف گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہونے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ اس میں ایک ایسی بنیادی حقیقت کا بھی ذکر کیا گیا ہے جس کے ساتھ انسانوں کی تمام تر کامیابی اور فلاح وابستہ ہے۔ وہ بنیادی حقیقت یہ ہے کہ ہر کام میں خواہ وہ دنیا کا ہو یا دین کا کامیابی سے ہمکنار اور فائز المرام ہونے کے لئے دو باتوں پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے اول یہ کہ اُن مادی ذرائع اور اسباب سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے جو حصولِ کامیابی کے لئے خدا نے مقرر کئے ہیں دوسرے یہ کہ محض ان ذرائع اور اسباب پر بھروسہ نہ کیا جائے بلکہ خدا تعالیٰ سے دعائیں بھی کی جائیں کہ وہ اپنے فضل سے ذرائع اور اسباب سے فائدہ اُٹھانے کی کوششوں کو غلطیوں اور خامیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے بار آور کرے تا کہ حقیقی کامیابی نصیب ہو سکے۔

دراصل اِس آیت میں گھروں میں ہمیشہ اُن کے دروازوں سے داخل ہونے سے مراد صرف رہائشی مکانات اور ان کے دروازے ہی نہیں ہیں بلکہ گھروں اور ان کے دروازوں کو ایک بنیادی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کی غرض سے بطور تمثیل بھی استعمال کیا گیا ہے۔ گھروں سے مراد ہر قسم کے دینی و دنیوی مقاصد ہیں اور دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ذرائع اور اسباب ہیں۔ اِس لحاظ سے گھروں میں دروازوں سے داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے دینی اور دنیوی مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ذرائع اور اسباب سے کام لینا ضروری ہے۔ اِس کے بغیر حصول مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کی امید رکھنا عبث ہے۔ پھر ہر چند کہ اسباب اور ذرائع سے کام لینا ضروری اور ناگزیر ہے تاہم اسباب اور ذرائع پر بھروسہ کرنا اور انہیں ہی کامیابی کے لئے کافی سمجھنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ اسباب اور ذرائع اختیار کرنے میں جو کوششیں کی جاتی ہیں وہ کسی نہ کسی غلطی، خامی یا ناتجربہ کاری کی وجہ سے بے نتیجہ بھی رہ سکتی ہیں، اس لئے وَاتَّقُوا اللّٰهَ کہہ کر اِس امر کی طرف اشارہ کیا کہ کوشش کے ساتھ ساتھ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کامیابی کے لئے دعا کرنا از بس ضروری ہے۔ سو گویا جب انسان کوشش اور دُعا کو انتہا تک پہنچا کر خدا تعالیٰ کو ہی کارساز سمجھتے ہوئے اُسی پہ بھروسہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے اپنے فضل سے کامیابی سے ہمکنار کر دکھاتا ہے اور اِس طرح لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ کی بشارت اس کے حق میں پوری ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس آیۂ کریمہ میں بیان کردہ بنیادی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ میں بتایا کہ کامیابی ہمیشہ ابواب ہی کے ذریعہ آنے سے ہوا کرتی ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے اور دروازوں میں سے داخل ہونے کی بجائے دیواریں پھاند کر اندر داخل ہونا چاہتے ہو تو تمہیں کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی مثلاً لڑائی کے زمانہ میں اگر تم ہتھیاروں سے کام لینا نہ سیکھو اور جنگی فنون کی تربیت نہ لو بلکہ یونہی سینہ تان کر دشمن کے سامنے چلے جاؤ تو تم کامیاب نہیں ہو سکتے لیکن اگر چھوٹی سے چھوٹی تلوار بھی تمہارے پاس ہو یا تمہیں لاٹھی چلانا ہی آتا ہو تو تم قوم کے لئے مفید وجود بن سکتے ہو۔ پس کامیابی کے لئے اُن ذرائع اور اسباب کو استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوئے ہیں ورنہ اسے ناکامی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ پھر وَاتَّقُوا اللّٰهَ کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ذرائع اور اسباب کو نظر انداز کرنا اللہ تعالیٰ کے قانون اور اس کے نظام کی ہتک کرنا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر چیز کے حصول کے جو طریق اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوئے ہیں اُنہیں کے مطابق چلو اپنے پاس سے نئے نئے طریق وضع نہ کرو۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۱۹)

ندائے حق!

کبھی بھی شور و شر سے ندائے حق نہ دبی
ہزار رُخ سے چلی صرصرِ ابو لہبی
اُٹھی جو موج تو سب بہہ گئے خس و خاشاک
جو چاند نکلا تو ٹوٹا طلسمِ تیرہ شبی
لُٹا رہا ہے خزانے مسیحِ پاکؑ مگر
ہیں بے خبر، تہی ادراک ایں چہ بوالعجبی!
نثارِ شمع ہوا ایک ایک پروانہ
شگفتہ باد! یہ حُسنِ مذاقِ تشنہ لبی
مرے رفیق! سُن اِس کارگاہِ عالم میں
طلب ہے موت کی یہ خواہشِ سکوں طلبی
تُو دیکھ! کیسی میں اِک کشمکش سے گُذرا ہُوں
تھا میرا ساز عجم کا، میری نوا عربی
گُلوں سے مجھ کو ملے، پارہ ہائے سنگ و شرر
عطا کیا مجھے کانٹوں نے بادۂ عنبی
چھلک پڑا میرے ہاتھوں سے جام کیوں؟ جانے!
یہ تیری کم نظری تھی کہ میری کم سببی
اِس ایک منصبِ عالی پہ فخر ہے مجھ کو
کہ میں ہُوں ایک غلام محمدِ عربیؐ

(عبد السلام اختر ایم اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ قرآن اور جماعت احمدیہ

محترم قریشی نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ احمدیہ

(۲)

قرآن کریم کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمانوں نے قرآن کریم سے بے رغبتی اختیار کر رکھی تھی اور اسے ایک مہجور شے کی طرح چھوڑ رکھا تھا۔ اس مقدس کلام کے بارہ میں قسما قسم کی غلط فہمیاں پیدا ہو چکی تھیں ان میں سے ایک بہت بڑی غلط فہمی یہ تھی کہ قرآن کریم کی بعض آیات منسوخ ہو چکی ہیں اور کوئی شخص اس وقت مفسر قرآن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے ناسخ و منسوخ کا صحیح طور پر علم نہ ہو اور یہ مرض اس قدر بڑھ چکا تھا کہ بعض علماء نے پانچ چھ سو آیات کو منسوخ قرار دے رکھا تھا گو بعض علماء نے ان آیات کو حل کرنے کی کوشش کی لیکن پھر بھی ان سے کچھ آیات غیر حل شدہ رہ گئیں۔ دراصل اس غلط فہمی کا حقیقی ازالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ سے ہی مقدر تھا۔ چنانچہ آپ نے اس باطل عقیدہ کی پر زور تردید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے ... اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔"

(ازالہ اوہام)

پھر اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں:

طوبیٰ طلاوتہ ولم تعف نقطۃ
بما صانہ اللّٰہ القدیر الموقر

(کرامات الصادقین ص۲)

یعنی قرآن کریم کی خوبصورتی تر و تازہ ہے اور اس کا ایک شعشہ تک بھی نہ مٹایا جا سکا۔ اس لئے کہ عظمت بخشنے والے قدیر خدا نے اس کی خود حفاظت کی ہے۔

پھر بعض لوگ اقوال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احادیث کو اس قدر زیادہ اہمیت دیتے تھے کہ ان کو قرآن پر قاضی قرار دیا جاتا تھا دوسری طرف بعض لوگ قرآن کریم کی موجودگی میں احادیث کی ضرورت ہی سے منکر ہو گئے تھے۔ گویا اس سلسلہ میں انہوں نے افراط تفریط کی راہ اختیار کر رکھی تھی۔

پھر مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقہ میں یہ غلط فہمی پیدا ہو چکی تھی قرآن کریم میں جو حروف مقطعات استعمال ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں میں سے ایک بھید ہے ان کا ترجمہ یا تفسیر کرنا کفر ہے۔ چنانچہ بحر محیط میں جمہور علماء کی یہ رائے درج ہے:۔

"ھی سر اللّٰہ فی القرآن فھی من المتشابہ الذی انفرد اللّٰہ تعالیٰ بعلمہ ولا یجب ان یتکلم فیھا ولکن نؤمن بھا ونقرء کما جاءت"

لیکن مہدی معہود علیہ السلام جو اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بن کر مبعوث ہوئے تھے۔ آپ نے اس قسم کی تمام غلط فہمیوں کو جو اپنوں اور اغیار کی طرف سے قرآن کریم کے بارہ میں پیدا کر دی گئی تھیں ان کا ازالہ فرمایا اور قرآنی معارف کو نئے سرے سے دنیا کے سامنے پیش کیا

قرآن شریف کی صحیح اور قابل عمل تفسیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل عام مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ کلام پاک کے معانی حقائق و معارف صحیح اور قابل عمل تفسیر سے بالکل ناواقف تھے اگرچہ وہ طوطے کی مانند تلاوت تو کیا کرتے تھے لیکن ان میں سے اکثر کو اس بات کا قطعاً کچھ علم نہ ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں اس کے کیا معنی ہیں اور اس کی صحیح تفسیر کیا ہے؟ اور جو تفاسیر موجود تھیں ان میں زیادہ تر اسرائیلی قصے کہانیوں پر اعتماد کیا جاتا تھا اور انبیاء علیہم السلام کی طرف عجیب و غریب اور بیہودہ قصے منسوب کئے جاتے تھے جنہیں ایک شریف آدمی کی طرف بھی منسوب نہیں کیا جا سکتا کجا یہ کہ خدا تعالیٰ کی برگزیدہ ہستیوں کی طرف انہیں منسوب کیا جائے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کی تمام غلط تفاسیر کی اصلاح فرمائی اور اپنی بے نظیر اور لاجواب صحیح اور قابل عمل تفسیر کے ذریعہ قرآنی حقائق و معارف کے بیش بہا خزانوں سے تمام لوگوں کو روشناس کروایا اور یہ اعلان فرمایا کہ

"قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں۔ اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں ان کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔"

(ازالہ اوہام)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی زندگی میں قرآنی حقائق و معارف کو اپنی مختلف کتابوں اور مختلف علمی مجالس میں بیان فرماتے رہے تمام اختلافی آیات یا ایسی آیات جن کا سمجھنا مشکل تصور کیا جاتا تھا ان کی ایسی عمدہ پیرایہ میں دلآویز تفسیر فرمائی کہ ہزاروں لاکھوں افراد کے دلوں کو خدائی کلام اور اس کے حقیقی علوم کا گرویدہ بنا لیا۔ چنانچہ خزینۃ العرفان اور خزینۃ المعارف آپ ہی کی بے نظیر تفسیر کا مجموعہ ہیں اور اب اس سلسلہ میں تفسیر سورۃ الفاتحہ البقرہ آل عمران دوبارہ علیحدہ طور پر شائع ہو چکی ہیں اور بقیہ حصے بھی عنقریب ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی قرآن کریم سے بہت عشق تھا۔ دراصل آپ نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیض روحانی سے فیض حاصل کیا تھا۔ آپ ۱۸۹۲ء سے ۱۹۱۴ء تک درس قرآن دیتے رہے اور اپنی زندگی بھر لوگوں کو قرآنی علوم سے بہرہ ور فرماتے رہے آپ کے بیان فرمودہ حقائق و معارف چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ جو درس القرآن کے نام سے موسوم ہیں۔

(ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۳۴ء)

اسی طرح پر حضرت مولوی سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر جو ریویو اور رسالہ تعلیم الاسلام، ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تفسیر القرآن میں بالاقساط ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۲ء تک شائع ہوتی رہی ہے (ریویو جون ۱۹۳۴ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی قرآنی حقائق و معارف کی نشر و اشاعت کے مبارک کام کو جاری رکھا اور اپنی تمام عمر اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں مصروف رہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر آپ کے کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔ ان تفاسیر سے آپ کے تبحر علمی کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ نے سائنسی اور فلسفی علوم کو قرآنی آیات سے مستنبط فرمایا ہے اور معترضین اور مستشرقین کے اعتراضات کے مدلل اور مسکت جوابات دئے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرا دعویٰ ہے کہ اس امر کی اتباع کی برکت سے کسی علم کا متبع خواہ قرآن کریم کے کسی مسئلہ پر حملہ کرے میں اس کا معقول اور مدلل جواب دے سکتا ہوں۔ خواہ وہ جوش کے ماتحت دو مسئلہ کا غلط ہونا اقرار کرنے کے لئے تیار نہ ہو میں نے اس کا ربع صدی سے زیادہ عرصہ میں تجربہ کیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں سمجھتا ہوں کہ جب سے اس میدان میں داخل ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر و باطن میں کبھی مجھے اس بارہ میں شرمندہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا۔

(تفسیر کبیر سورۃ الحجر ص۱۶)

اس حقیقت کا اقرار غیر از جماعت محقق علماء کو بھی ہے۔ چنانچہ "صدق جدید" کے مدیر شہیر مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے حضور کے وصال پر فرمایا۔

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں کوششیں۔ انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں۔ اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے"

(صدق جدید ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء)

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا کو قرآنی حقائق و معارف سے روشناس کرنے اور انوار قرآنیہ سے منور کرنے میں ہمہ تن مصروف جہاد ہیں۔

۴۔ تراجم قرآن مجید اور انکی دنیا بھر میں اشاعت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ تھا کہ قرآنی علوم اور اس کے حقائق و معارف کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا جائے آپ ایسے زمانہ میں تشریف لائے جب کہ قرآن کریم کے ترجمہ کو اکثر علماء اسلام اور خاص طور پر جامع ازہر والوں کے نزدیک حرام سمجھا جاتا تھا۔ وہ کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور عربی زبان میں ہے اس لئے اس کا صحیح ترجمہ کسی اور زبان میں نہیں ہوسکتا۔ اور پھر یہ ترجمہ اس عربی عبارت کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ لہذا ترجمہ کرنا ہی حرام ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس قسم کی تمام غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا گیا۔ جماعت احمدیہ نے نہ صرف ایسے عقائد کو رد کیا بلکہ دنیا کے سامنے یہ بات پیش کی کہ خدا تعالیٰ کا یہ مقدس کلام بلا امتیاز رنگ و نسل زبان اور علاقہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے بطور آبِ حیات ہے۔ جب تک اس کا مفہوم اور اسکی خوبیاں ان تک نہ پہنچائی جائیں وہ اسکی خوبیوں سے اسکے حقائق و معارف سے بھلا کیونکر واقف ہوسکتے ہیں۔ البتہ صرف غیر زبان میں ترجمہ کی اشاعت مناسب نہیں بلکہ ترجمہ کے ساتھ ساتھ عربی متن بھی ضروری ہے۔ تا لوگ عربی سیکھنے اور سمجھنے کے بعد براہ راست اس کے علوم و فیوض سے مستفیض ہوسکیں۔

پھر باریک در باریک علوم اور انوار قرآنیہ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کھولے گئے ہیں انکو دنیا کی تمام اقوام اور تمام ممالک تک پہنچانے کے لئے ضروری تھا کہ ان حقائق و معارف کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے تمام لوگوں تک پہنچانے کا منظم انتظام کیا جائے تا زیادہ سے زیادہ لوگ قرآنی فیوض و برکات سے متمتع ہوسکیں چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس اہم فریضہ کی طرف بھی خصوصی توجہ دی غیر زبانوں میں تراجم قرآن کریم کے تراجم مکمل ہوچکے ہیں۔

(۱) انگلش ترجمۃ القرآن:۔ قادیان میں پہلا پارہ ترجمہ اور تفسیری نوٹس کے ساتھ ۱۹۱۵ء میں شائع ہوا۔ پھر تفسیر القرآن کی پہلی جلد جو دس پاروں پر مشتمل تھی ۱۹۴۷ء میں طبع ہوئی۔ دوسری جلد سورۃ یونس تا کہف ۱۹۴۹ء میں پاکستان میں شائع ہوئی۔ پھر مفصل تفسیر القرآن انگریزی پانچ جلدوں میں جو ۳۰۰۰ صفحات پر مشتمل تھی ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی۔ پھر اس تفسیر کا خلاصہ جو قریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے ۱۹۶۹ء میں چھپا مکمل ترجمۃ القرآن انگریزی ۱۹۵۵ء میں ہالینڈ سے طبع کروایا گیا۔ اس کے بعد سے اب تک متعدد ایڈیشن لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوچکے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

(۲) ڈچ ترجمۃ القرآن: پہلا ایڈیشن نومبر ۱۹۵۳ء میں ہالینڈ سے چھپا اور دوسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد ۱۹۶۸ء میں پاکستان سے شائع ہوا۔

(۳) جرمن ترجمۃ القرآن کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۴ء میں طبع ہوکر عالمی منڈی میں آگیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا۔ تفسیر صغیر کی روشنی میں اس پر نظر ثانی کی گئی اور بہت سے تفسیری نوٹوں کا اضافہ کیا گیا اب اس کا تیسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔

(۴) اسپرانٹو زبان میں ترجمہ قرآن ڈاکٹر عبدالہادی کیوسی مرحوم نے کیا اور پہلی مرتبہ ۱۹۶۹ء میں ہالینڈ سے طبع ہوا۔

(۵) اطالوی ترجمۃ القرآن مکمل ہوچکا ہے نظر ثانی کا کام باقی ہے

(۶) سپینش زبان میں بھی ترجمۃ القرآن مکمل ہوچکا ہے۔ اس پر بھی نظر ثانی کا کام باقی ہے۔

(۷) روسی زبان میں بھی ترجمہ مکمل ہوچکا ہے۔ نظر ثانی ہونا باقی ہے۔

(۸) فرنچ زبان میں ترجمہ نظر ثانی کیلئے مکمل ہوچکا ہے اسکی طباعت کا انتظام کیا جارہا ہے۔

(۹) سواحلی ترجمۃ القرآن:۔ اسکا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۳ء میں طبع ہوا۔ اور نظر ثانی کے بعد دوسرا ایڈیشن ۱۹۷۱ء میں پاکستان میں شائع ہوا

(۱۰) مشرقی افریقہ کی زبان KIKUYU گیکویو میں ترجمہ مکمل ہوچکا ہے چھپنا ابھی باقی ہے۔

(۱۱) مشرقی افریقہ کی ایک اور زبان LUO لوؤ کا ترجمۃ القرآن بھی مکمل ہے اشاعت ابھی باقی ہے۔

(۱۲) مشرقی افریقہ ایک اور زبان KIKAMBA کیکامبہ کا ترجمہ بھی مکمل ہے۔ طباعت ابھی باقی ہے۔

(۱۳) لوگنڈا زبان میں ترجمہ اور تفسیر القرآن مکمل ہوچکے ہیں۔ پہلے پانچ پارے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئے تھے جو بہت مقبول ہوئے۔

(۱۴) نائیجیریا کی اہم زبان "یوروبا" میں ترجمۃ القرآن مکمل ہوچکا ہے نظر ثانی کے بعد طباعت کا کام ہورہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ جلد چھپ کر عالمی منڈی میں آجائیگا۔

(۱۵) سیرالیون کی مینڈے زبان میں ترجمہ کا کام ہورہا ہے۔ اب تک ۲۵ پاروں کا ترجمہ مکمل ہوچکا ہے۔

(۱۶) غانا کی مشہور زبان فینٹی کا ترجمۃ القرآن مکمل ہوچکا ہے نظر ثانی ہونا باقی ہے

(۱۷) انڈونیشین زبان میں تفسیر القرآن مع دیباچہ تفسیر القرآن مکمل تیار ہوچکا ہے۔ پہلی جلد جو پہلے دس پاروں پر مشتمل ہے شائع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔ بقیہ دو جلدوں کی طباعت کا کام جاری ہے۔

(۱۸) بنگالی ترجمۃ القرآن:۔ بنگالی زبان میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ مکمل ہوچکا ہے تفسیر صغیر کی روشنی میں اس کے تفسیری نوٹس تیار کئے جارہے ہیں انشاء اللہ العزیز عنقریب شائع کردیا جائے گا۔

(۱۹) ہندی ترجمۃ القرآن کا کام بھی مکمل ہوچکا ہے ایک ایک پارہ کی صورت میں جلد شائع ہونا شروع ہوجائیگا

(۲۰) اردو ترجمۃ القرآن کے بہت سے ایڈیشن شائع ہوچکے ہیں اس سلسلہ میں تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی اشاعت کا کام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

تراجم قرآن اور انکی اشاعت جماعت احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کا اعتراف ہر دوست و دشمن نے کیا چنانچہ جب انگریزی ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ ۱۹۱۵ء میں قادیان سے شائع ہوکر منظر عام پر آیا تو مسٹر ڈورین پرنسپل کرسچین کالج لاہور نے سیلون میں ایک موقعہ پر تقریر کی جس میں یہ بیان کیا۔

"کہ اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ازہر وغیرہ میں نہیں ہوگا جس کی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں بلکہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہوگا جہاں سے میں ابھی ہوکر آیا ہوں اور جہاں سے قرآن کا ترجمہ شائع ہونا شروع ہوا۔ اور وہ قادیان ہے"

(بالفاظ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۹ء)

پھر جامعہ ازہر کے مشہور عالم اور دینی مدارس کے مدیر اعلیٰ ڈاکٹر محمد عبداللہ ماضی نے ہمارے جرمن ترجمۃ القرآن پر طویل تعریفی تبصرہ کرتے ہوئے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے اس میں انہوں نے لکھا کہ میں نے اس ترجمہ کا مختلف مقامات سے بغور جائزہ لیا ہے۔ یہ گذشتہ تمام تراجم میں سب سے بہتر ہے۔ جس میں قرآنی آیات کا بڑی احتیاط اور بہت ہی خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا گیا ہے واقعی یہ اس سلسلہ میں ایک بے نظیر کوشش ہے۔ اسکا عربی متن بھی ساتھ ہی شائع کیا گیا ہے۔ تا ہر پڑھنے والا شخص موازنہ کرسکے اور نفس کے ایسے معانی اخذ کرسکے جن سے اس کا دل مطمئن ہو۔

(مجلۃ الازہر فروری 1959)

علامہ نیاز فتحپوری ایڈیٹر "نگار" لکھنؤ نے ایک مرتبہ جماعت احمدیہ کے بارہ لکھا۔

"یہ بلاد مغرب اور افریقہ میں جس جوش اور انہماک کے ساتھ خدمت اسلام میں مصروف ہیں اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم سلیقہ و اہتمام کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ چنانچہ انگریزی، جرمنی، ڈچ اور سواحلی زبانوں کے ترجمے خود میں نے بھی دیکھے ہیں اور ان کے عزم اور ولولہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

(نگار لکھنؤ ستمبر ۱۹۶۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد اشاعت قرآن کے کام کو بڑی اولوالعزمی سے جاری رکھا اور اس عزم کا اظہار فرمایا کہ دنیا کے ہر ہوٹل کے ہر کمرہ میں تراجم قرآن مجید رکھوائے جائیں گے تاکہ اس کمرہ میں ٹھہرنے والا ہر مسافر بوقت ضرورت اس سے استفادہ کرسکے۔ چنانچہ گذشتہ سال افریقہ کے پانچ ممالک کے 13 ہوٹلوں میں 2827 قرآن کریم رکھوائے گئے۔ اور ایک منظم طریق پر یہ سلسلہ جاری ہے۔

(الفضل 29 دسمبر 1973)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیز امسال حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر آئندہ سولہ سالہ اشاعتِ اسلام اصلاح و ارشاد اور تربیتِ نفوس کا جو عظیم الشان عالمگیر منصوبہ پیش فرمایا اور جسکی تکمیل کیلئے احباب جماعت کو اڑھائی کروڑ روپیہ فراہم کرنے کی تحریک فرمائی اور جماعت نے اس پر لبیک کہتے ہوئے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس منصوبہ کی تکمیل کیلئے قریباً نو کروڑ روپے مہیا کرنے کے عزم کا اظہار کیا (اور اب یہ رقم دس کروڑ سے بڑھ گئی ہے) اس منصوبہ کا نقطۂ مرکزیہ بھی دراصل دنیا کی مختلف زبانوں میں اشاعت قرآن ہی ہے۔ چنانچہ اس کے ماتحت دیگر امور کے علاوہ دنیا کی مزید اہم زبانوں میں قرآن عظیم کے تراجم تیار کروانے پر نظر ثانی کروانا اور ان کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرنا بھی شامل ہے۔

خدائے تعالےٰ کا فرمان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلّہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔" (کشتی نوح)

اس خیر کو حاصل کرنے کا ایک سہل طریق یہ ہے کہ انصار اللہ مرکزیہ کے سہ ماہی امتحانوں میں آپ شرکت فرمائیں۔

۳۰ رجون کو ہونے والے امتحان کے لئے پندرہواں (۱۵) پارہ ربع سوم بطور نصاب مقرر ہے۔ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وقفِ جدید کے بارہ میں انصار اللہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں

وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"لیکن آپ رضؓ (یعنی سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ) کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔ پھر یہ واقفین صرف پاکستان سے ہی نہ ہوں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی۔ افریقہ کے ممالک سے بھی۔ امریکہ کے ممالک سے بھی۔ اور ان کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی۔ . . . "

اس سے ظاہر ہے کہ وقفِ جدید کی تحریک کی عالمگیر حیثیت کے پیش نظر ہمیں انتہائی قربانی اور جدوجہد سے کام لینا ہوگا۔ امید ہے قائدین و زعمائے کرام اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو نہایت احسن اور قابلِ رشک رنگ میں ادا فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں اور ابدی نعمتوں کے وارث بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

انصار اللہ کی ماہانہ کارگزاری ہر ماہ کی ۱۰ رتاریخ تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اگر آپ نے اس وقت تک ماہ شہادت/اپریل کی رپورٹ کارگزاری دفتر میں نہیں بھجوائی تو براہ کرم اوّلین فرصت میں رپورٹ بھجوائیں۔

جتنا کام کرنا ضروری ہے رپورٹ کا بھجوانا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ رپورٹ کے بغیر مرکز کو آپ کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔

براہ کرم آئندہ کے لئے اس بات کا خاص اہتمام فرمائیں کہ ہر ماہ کی ۱۰ رتاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ جزاکم اللہ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم القرآن کے بارہ میں احمدی مائیں توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدی مستورات کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس (تعلیم القرآن کے) سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ احمدی مستورات پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ چھوٹے بچوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمہ ہے۔ پھر وہ ماں جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے مگر اپنے بچے کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالم ماں ہے۔ اور ہر وہ ماں جو قرآن کریم کے معنی جانتی ہے مگر اپنے بچوں کو وہ معنی نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی۔ قرآن کریم کی قدر کو پہچانتی نہیں اور ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور اپنی نسل کو بھی آگے محروم کر رہی ہے۔ اور ہر وہ ماں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرار روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے اگر وہ ان اسرار روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں"

(الفضل ۹ رجولائی ۱۹۶۷ء)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت ماں کے قدموں کے نیچے قرار دی ہے اس کا یہی طریق ہے کہ مائیں اپنے بچوں کو تعلیم قرآن سے بہرہ ور کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۲ رشہادت ۱۳۵۳ھش مطابق ۱۲ راپریل ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں خاکسار کے بیٹے عزیزم رانا منور احمد خاں شاہد مربی سلسلہ (جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی چوہدری امیر محمد خاں ہوشیارپوری کے نواسہ ہیں) کا نکاح ہمراہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت رانا عبد المجید خاں صاحب ساکن چک ۱۰۹ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بعوض مبلغ چار ہزار روپیہ مہر مختصر خطبہ کے بعد اعلان فرمایا اور آخر میں حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

احباب جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کی دعا فرمائیں۔

(رانا نصر اللہ خاں ساکن چک نمبر ۱۰۲/F چشتیاں ضلع بہاول نگر)

ضرورت ڈرائیور

ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند امیر مقامی یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ براہ راست ملیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ عمر ۳۵ اور ۴۵ کے درمیان ہونی چاہیئے۔

مرزا خلیل احمد
محلہ دار الصدر۔ ربوہ

درخواست دعا

میری بھاوج بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ عزیزم ڈاکٹر عبد الشکور صاحب اسلم (نیشنل بنک آف پاکستان لاہور) قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ چند دن سے اُن کی حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے عزیزہ کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (منظور احمد خاں ربوہ)

نور کاجل کے متعلق ضروری اطلاع

موجودہ ہوش ربا گرانی کے پیشِ نظر ہمیں مجبوراً نور کاجل کی قیمت میں اضافہ کرنا پڑا ہے یکم مئی سے نور کاجل خورد شیشی ۷۵ پیسے اور کلاں شیشی ۱/۵۰ روپے فروخت ہوگی۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۲۸

بچوں کی طاقت کی مشہور دوا

بے بی ٹانک

سوکھے، کمزور اور پیٹ کی خرابی کے مریض بچوں کیلئے بہترین دوا اور اعلیٰ ٹانک ہے۔ قیمت ۳/-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون نمبرز ۶۰۶-۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نہایت اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی تاجروں۔ ڈاکٹروں۔ وکیلوں۔ انجنیئروں اور صنعت کاروں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں ان سے کہوں گا کہ ہم نے چونکہ کام کی ابتداء ابھی سے کرنی ہے اور چونکہ ابتدائی کاموں کے لئے ہم پر بہت سے ابتدائی اخراجات پڑ جائیں گے اس لئے وہ ہمت کر کے شروع میں اپنے اپنے وعدہ کے سولھویں حصہ کی بجائے جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہوں دے دیں۔"

مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۱۵ر جون ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب تحقیقی مقالے پیش کریں گے:۔

(۱) محکمات و متشابہات قرآنی کی حقیقت ۔ مکرم مولوی محمد منور صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ

(۲) مسلمانوں کی طبّی خدمات ۔ ” حکیم نذیر احمد صاحب ساجد پرنسپل طبیہ کالج ربوہ

(۳) نظریہ ارتقاء از روئے قرآن مجید ۔ ” مولوی عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص کے متعلق نظارت ہذا متعدد بار اعلان کر چکی ہے کہ وہ اپنا نام بدل بدل کر مختلف جماعتوں میں ٹھگی کی واردات کرتا رہتا ہے۔ آج تک اس نے اپنے جو نام تبدیل کئے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:۔

رانا محمد اکبر۔ رانا محمد علی۔ رانا محمد افضل۔ چوہدری مقبول احمد۔ چوہدری عبداللطیف۔ چوہدری محمد یونس وغیرہ۔

مختلف لوگوں کے پاس جا کر لڑکے کے لئے رشتے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے جس کا ڈاکٹر ہونا بتاتا ہے جو اس وقت سعودی عرب یا کسی اَور جگہ ملازم ہے۔ ایک نوجوان کا فوٹو دکھاتا ہے جو فوجی وردی میں ملبوس ہے اس کو اپنا لڑکا ظاہر کرتا ہے حالانکہ یہ اس کا لڑکا نہیں۔ مختلف بہانوں سے روپیہ بھی لیتا ہے۔ جماعت کے بزرگوں کے نام جانتا ہے اور جماعتی خدمات کا اظہار کر کے لوگوں پر اعتماد جماتا ہے۔ اپنے آپ کو سندھ کا بہت بڑا زمیندار بھی ظاہر کرتا ہے۔ اپنی رہائش ایبٹ آباد حیدر آباد بتاتا ہے۔

مذکور کا اصل نام کالے خان ولد انجھے خان ہے اور چک ۱۰۹ ۔ اسٹیشن دادستیانہ ضلع ساہیوال کا رہنے والا ہے۔ اس کا حلیہ حسبِ ذیل ہے:۔

موٹا جسم۔ سفید ریش۔ شلوار قمیص اور ٹوپی پہنتا ہے۔ عمر قریباً ساٹھ سال ہے احباب اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

ناظمین و زعماء کرام انصار اللہ سے گذارش

آجکل ہمارے ملک کی سب سے بڑی فصل گندم کی آمد ہے اور ہمارے زمیندار بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوشحالی عطا کی ہے پس اس وقت تمام زعماء صاحبان کوشش فرمائیں کہ مجلس انصار اللہ کا چندہ زیادہ سے زیادہ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستِ دعا:۔ میری خالہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ آف گنج مغلپورہ لاہور بعارضہ انگزیما بیمار ہیں اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک مجیب الرحمٰن خان گنج مغلپورہ لاہور)

مودودی کا بیان

"مولانا مودودی نے ہفت روزہ "آزاد ہند" کلکتہ کے مسلمان ایڈیٹر سے ایک انٹرویو میں بتایا کہ گذشتہ ۲۷ سال میں جماعت کے ارکان کی تعداد تین ہزار تک پہنچی ہے لیکن ارکان کے علاوہ باقاعدہ رجسٹرڈ متفقین کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے اور غیر رجسٹرڈ متفقین لاتعداد ہیں۔"

"جس رفتار سے تعلیم یافتہ طبقہ متاثر ہو رہا ہے اس سے ہم یہ توقع رکھتے ہیں کہ آخر کار پاکستان کو جماعتِ اسلامی کنٹرول کرے گی۔"

(نوائے وقت ۱۵ر اپریل ۱۹۷۴ء صفحہ ۱ کالم ۶)

محترم مولوی امام علی صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مبلغِ جرمنی مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری کے والد محترم مولوی امام علی صاحب جو عرصہ دو سال سے بیمار چلے آ رہے تھے مورخہ ۵ر مئی ۱۹۷۴ء بوقت ۸ بجے شب داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم علالت سے پہلے تک محلہ دار البرکات ربوہ کے اوّلین زعیم انصار اللہ رہے ہیں۔ متقی۔ پرہیزگار۔ تہجد گزار۔ موصی اور غریب پرور انسان تھے۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ۔ تین لڑکے۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری۔ مکرم شیخ احمد علی صاحب فورمین واہ فیکٹری۔ مکرم شیخ نصرت الٰہی صاحب انجنیئر شاہ تاج فیکٹری منڈی بہاؤالدین اور دو لڑکیاں اور پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

۶ر مئی کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعدہٗ مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور اپنے مقامِ قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ماہانہ رپورٹ کارگزاری انصار اللہ

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اگر آپ نے اس وقت تک ماہِ شہادت/اپریل کی رپورٹ کارگزاری دفتر میں نہیں بھجوائی تو براہِ کرم اوّلین فرصت میں رپورٹ بھجوا دیں۔

جتنا کام کرنا ضروری ہے۔ رپورٹ کا بھجوانا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ رپورٹ کے بغیر مرکز کو آپ کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔ براہ کرم آئندہ کے لئے اس بات کا خاص طور پر اہتمام فرمائیں کہ ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک گزشتہ ماہ کی رپورٹ مرکز میں پہنچ جایا کرے۔ جزاکم اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت ہے

اچھی صحت والے مستعد کارکنوں کی ضرورت ہے۔ فوج سے فارغ شدہ احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

خواہشمند احباب مقامی صدر/امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست بھجوائیں۔

قائد ایثار
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴